ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.1.2026

اسلامی اور مغربی افکار میں 'خدا کے دن' اور 'یوم جزا' کا تصور: برل انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کی روشنی میں تحقیقی اور تنقیدی جائزہ

The Concept of 'Days of God' and 'Day of Judgment' in Islamic and Western Thought: A Research and Critical Review in Light of Brill Encyclopedia of Quran

Khalil ur Rehman

PhD Scholar

Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad

Dr. Bushra Subhan

Associate Professor

Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad

Email: dir.basr@myu.edu.pk

Abstract

The concept of "Days of God" (أيام الله) and "Day of Judgment" (يوم جزا) holds significant importance in both Islamic and Western thought systems, reflecting deeply on the human condition, moral accountability, and spiritual destiny. This study aims to analyze and compare the Islamic and Western views on the "Days of God" and "Day of Judgment," providing a critical examination of these concepts within both religious and philosophical frameworks. By exploring different interpretations from both Islamic scholars and Western thinkers, the study intends to clarify their theological significance and their impact on human behavior and spiritual responsibility. In Islamic belief, these concepts emphasize the ultimate accountability of humans on the Day of Judgment, where each individual's deeds are weighed, and they are either rewarded or punished based on their actions in this life. The Quran provides clear descriptions of this day, underscoring its inevitable arrival and the justice of Allah that will prevail over all creations. The "Days of God" refer to specific moments in history when Allah's decisions manifest in the world, often highlighting divine intervention and judgment, particularly in relation to the stories of past prophets like Moses. These days are seen as reflections of Allah's power and justice, showcasing His ability to reward the faithful and punish the disobedient. In the work of J.D. McAuliffe, in *The Encyclopedia of the Quran*, the term "أيام الله" and "يوم جزا" was explored, especially in the context of the Quranic stories of Moses and Pharaoh. McAuliffe's analysis emphasizes how these days serve as a reminder of Allah's sovereignty and the consequences of human actions. Similarly, other scholars like Maulana Maududi and Ibn Kathir interpret these days as moments when Allah's wisdom and justice unfold, shaping the moral narrative of humanity. Western interpretations, particularly in the context of Christianity, see the "Day of Judgment" as a moment for individual salvation and divine reckoning, focusing more on the theme of forgiveness and redemption.

Keywords: Days of God, Day of Judgment, Islamic Thought, Western Thought, Quranic Interpretation etc.

خدا کے دن (Days of God) اور یوم جزا (Day of Judgment) کے تصورات اسلامی اور مغربی افکار میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، اور ان کی تفصیل، تشریح، اور معانی میں فرق، دونوں ثقافتوں کے فلسفیانہ اور دینی نظریات کی عکاسی کرتا ہے۔ اسلامی افکار میں یہ دونوں تصورات اس حد تک اہمیت رکھتے ہیں کہ ان پر ایمان لانا ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے، اور یہ ان کی حیات اور بعد از موت کی تقدیر سے وابستہ ہیں۔ "خدا کے دن" کا تصور قرآن میں ایک مکمل، واضح، اور مفصل طریقے سے بیان کیا گیا ہے، جس میں قیامت کے دن کے حساب، جزا و سزا، اور انسانوں کے اعمال کا حساب کتاب لیا جانے کا ذکر ہے۔ مغربی افکار میں بھی خاص طور پر عیسائیت اور اس کے فلسفے میں "یوم جزا" یا "حساب کا دن" کا تصور موجود ہے، لیکن یہ تصور مختلف تاریخی، فلسفیانہ، اور مذہبی پس منظر کی بنیاد پر مختلف انداز سے پیش کیا گیا ہے۔

اسلامی افکار میں "خدا کے دن" اور "یوم جزا" کا تصور، نہ صرف اس دنیا کی عارضی حقیقت سے متعلق ہے، بلکہ انسان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کی راہوں کو واضح کرتا ہے۔ قرآن میں ان تصورات کی تفصیل کی بنیاد پر، انسانی زندگی کا مقصد اور اس کی اخلاقی ذمہ داریوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے والے افراد کو آخرت میں جزا ملے گی، جبکہ جو لوگ اس کے برخلاف عمل کرتے ہیں، انہیں سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس دن کا تصور اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہوگا اور اس کا انعام یا عذاب اس کے اعمال کے مطابق ہوگا۔

"یوم جزا" کی بنیاد اسلامی عقیدہ میں اس پر ہے کہ انسان کے ہر فعل کا حساب کیا جائے گا اور اس کی جزا یا سزا کی صورت میں فیصلہ کیا جائے گا۔ قرآن میں بار بار اس دن کے واقعہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور اس دن کی عظمت و اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ "خدا کے دن" کا تصور اسلامی کائنات شناسی کا اہم حصہ ہے، اور اس کی تکمیل قیامت کے دن ہوگی۔ اس دن انسان کی روح، جسم اور اس کے اعمال کے درمیان توازن قائم کیا جائے گا، اور وہ اپنے کیے گئے اعمال کا پورا حساب دے گا۔

مغربی افکار میں "یوم جزا" یا "حساب کا دن" کی بنیاد عیسائی عقیدہ پر ہے، جس میں "روز قیامت" کا تصور ایک واضح اور ٹھوس حقیقت کی طرح پیش کیا جاتا ہے۔ عیسائی افکار میں یہ دن اس وقت کا ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے، اور تمام انسانوں کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ یہاں، قیامت کا دن انسان کی فردی تقدیر کے تعین کا دن ہوگا، اور یہ عیسائی عقیدہ میں انسان کے گناہوں کی معافی کے ذریعے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ عیسائیت میں اس دن کی تیاری اور اس کی اہمیت، انسان کے مذہبی عقائد اور اعمال کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔

مغربی فلسفے میں "یوم جزا" کی وضاحت اور اس کے اثرات، بنیادی طور پر اخلاقی اقدار اور ان کے اعمال کے حساب سے جڑے ہوئے ہیں۔ جبکہ اسلامی افکار میں اس دن کا تصور زیادہ روحانی اور متعین ہے، مغربی فلسفے میں اس کا تصور زیادہ فطری اور عقلی بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے۔ مغربی فکر میں یہ تصور انسان کے ذاتی حقوق، انصاف، اور دنیاوی زندگی کے مفہوم سے منسلک ہوتا ہے، جبکہ اسلامی فکر میں یہ تصور، انسان کی آخرت کی فلاح اور بدبختی کے حوالے سے زیادہ گہرا اور مذہبی ہے۔

برل انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کی روشنی میں "خدا کے دن" اور "یوم جزا" کے تصورات کا تجزیہ کرنا ضروری تھا کیونکہ یہ قرآن کی آیات، احادیث، اور دینی تعلیمات کی بنیاد پر اس دنیا اور آخرت کے تعلق کو واضح کرتا ہے۔ قرآن میں یوم جزا کا بار بار ذکر ہے، اور ہر مسلمان کے لیے یہ ایمان کا حصہ ہے کہ قیامت کے دن تمام انسانوں کے اعمال کا حساب لیا جائے گا، اور ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق جزا یا سزا ملے گی۔ برل انسائیکلوپیڈیا آف قرآن میں ان تصورات کا تحقیقی جائزہ ہمیں ان کی اصل روح تک پہنچنے میں مدد دیتا ہے اور ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ ان تصورات کو اسلامی نقطہ نظر سے کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ مغربی فلسفے اور عیسائیت کے "یوم جزا" کے تصور کا بھی قرآن اور حدیث کے متوازی تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ ان دونوں کے درمیان موجود فرق اور مشابہت کو بہتر طریقے سے سمجھا جا سکے۔

اہدافِ تحقیق

اس تحقیق میں "خدا کے دن" اور "یوم جزا" کے اسلامی اور مغربی تصورات کا موازنہ کیا گیا ہے تاکہ ان دونوں ثقافتوں میں ان تصورات کی روح اور فلسفے کی سمجھ بوجھ حاصل ہو سکے۔ اس تحقیق کا دوسرا مقصد برل انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کی روشنی میں ان تصورات کی گہرائی اور اہمیت کا تجزیہ کرنا ہے، تاکہ قرآن کی آیات اور احادیث کے مطابق "خدا کے دن" اور "یوم جزا" کے تصورات کی صحیح تفہیم حاصل کی جائے۔

خدا کے دن (Days of God)

برل انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کے مطابق، "خدا کے دن" کا مفہوم صرف قیامت تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کی طرف سے دنیا و آخرت میں انسانوں کی تقدیر اور اعمال کا حساب کتاب لینے کے دن کو ظاہر کرتا ہے۔ قرآن میں مختلف آیات میں "یوم الجزاء (یوم حساب)" کا ذکر کیا گیا ہے، جہاں انسانوں کے اعمال کا حساب ہوگا، اور ان کے عمل کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔ اس دن کی عظمت اور اہمیت اس بات پر مبنی ہے کہ یہ دن انسان کی مکمل تقدیر کا فیصلہ کرنے والا دن ہوگا، جہاں تمام انسانوں کو ان کے اعمال کا پورا حساب دیا جائے گا، اور اللہ کی ذات سے انصاف کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ برل انسائیکلوپیڈیا کے مطابق، یہ دن ہر انسان کی زندگی کا سب سے اہم دن ہوگا، جس کا انتظار ہر مسلمان کو اپنی آخرت کی کامیابی یا ناکامی کے تناظر میں کرنا چاہیے۔

> "عربی عبارت أیام اللہ کا لفظی ترجمہ "اللہ کے دن" ہے۔ یہ عبارت اپنی مکمل اہمیت کو أیام العرب کے جملے کی مناسبت سے حاصل کرتی ہے، یعنی قبل از اسلام عرب قبائل کی لڑائیاں؛ جس کی وجہ سے ایک زیادہ مناسب ترجمہ "اللہ کی لڑائیاں" ہوتا ہے۔ أیام اللہ کا یہ جملہ قرآن میں دو بار آیا ہے۔"[1]

أیام اللہ ان نشانیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اللہ نے حضرت موسیٰ کے ذریعے بھیجیں، تاکہ ایمان اور کفر کے درمیان تمیز کی جا سکے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

> ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ﴾[2]
>
> ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے جاؤ۔ اور ان کو خدا کے دن یاد دلاؤ اس میں ان لوگوں کے لیے جو صابر و شاکر ہیں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں

مفسرین نے اس آیت کو Ād اور Thamūd کے لوگوں کی نحوست سے جوڑا ہے[3]، جن پر اللہ کی وحی کو رد کرنے کی وجہ سے عذاب آیا۔ أیام اللہ کا دوسرا ذکر مدینہ میں نازل ہونے والی سورت کی واحد آیت ہے، جو کہ مکہ میں نازل ہونے والی سورت ہے۔ یہ آیت مومنوں کو حکم دیتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو معاف کریں جو أیام اللہ کو نہیں دیکھتے، لیکن جو آخر کار اپنے عذاب کا حق پائیں گے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

> ﴿قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾[4]
>
> ترجمہ: مومنوں سے کہہ دو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی (جو اعمال کے بدلے کے لئے مقرر ہیں) توقع نہیں رکھتے ان سے درگزر کریں۔ تاکہ وہ ان لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلے دے۔

---

[1] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن (نیدرلینڈز، برل، 2001ء)، 505/1

[2] القرآن: ٥/١٤

[3] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 505/1

[4] القرآن: ١٤/٤٥

قرآن بار بار مومنوں کو کافروں کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے جس سے مذکورہ آیت میں معاف کرنے کے حکم کی مخالفت ہوتی ہے۔ اس نسخ کے قرآن میں مخصوص مقام کا تعین غیر واضح ہے۔ کچھ مفسرین اسے پوری سورہ توبہ سے منسلک کرتے ہیں، جبکہ دوسرے اسے صرف اس آیت تک محدود رکھتے ہیں (کیونکہ یہ خاص طور پر کافروں کے خلاف تشدد کی بات کرتی ہے، اسے "تلوار کی آیت" (آیت السیف) کے طور پر جانا جاتا ہے)۔ بعض دیگر ماہرین اسے دونوں سے جوڑتے ہیں۔ مزید یہ کہ ایک اقلیتی رائے اسے متبادل کے طور پر دیکھتی ہے۔ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ

"یہ آیت جنگ بدر کے فوراً بعد نازل ہونے والی سورت کے ساتھ جوڑ کر دیکھی جاسکتی ہے—اور اس طرح سے أیام اللہ اور أیام العرب کے درمیان جو موازنہ کیا گیا تھا، وہ اس جنگ کے تناظر میں درست سمجھا جاتا ہے۔[5]

جنگ بدر میں مسلم فتح نے مومنوں کی اللہ کی حمایت کو اجاگر کیا اور انہیں کافروں سے الگ کرنے کے لیے ایک معقول جواز فراہم کیا۔ چونکہ بدر بنیادی طور پر اچھائی اور برائی کے درمیان جنگ کی نمائندگی کرتا ہے، ان لوگوں کا دعویٰ منطقی ہے جو کہتے ہیں کہ سورۃ الأنفال وہ سورت ہے جو اس آیت کو منسوخ کرتی ہے، جو پہلے اللہ کے دین کا حصہ نہ ہونے والوں کو معاف کرنے کا حکم دیتی تھی۔[6]

یوم جزا (Day of Judgment)

"یوم جزا" ایک بنیادی اور اہم تصور ہے جو نہ صرف اسلامی عقیدہ میں بلکہ عالمی مذہبی اور فلسفیانہ نظاموں میں بھی اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن میں اس دن کی وضاحت بڑی تفصیل سے کی گئی ہے اور اس کا ایک خاص مقام ہے۔ "یوم جزا" ایک دن ہے جب اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے اعمال کا حساب لے گا اور ان کے عمل کے مطابق جزا یا سزا دے گا۔ اس دن کا تعلق انسان کی آخرت کی تقدیر سے ہے اور اس کا مقصد انسان کو اس کی دنیا کی زندگی میں کیے گئے اعمال کے مطابق نتائج سے آگاہ کرنا ہے۔ اس دن کا تصور قرآن میں ایک انتہائی اہم اصول کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس پر ایمان لانا ہر مسلمان کے عقیدہ کا حصہ ہے۔ قرآن کی متعدد آیات میں "یوم جزا" کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یوم جزا کو انسانوں کے لئے ایک ایسا دن قرار دیا ہے جس میں ہر فرد کو اس کے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ قرآن میں یوم جزا کی حقیقت اور اس دن کی جزئیات کو اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ وہ انسان کی اخلاقی، روحانی، اور معاشرتی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یوم جزا، دراصل قیامت کا دن ہے جس کا ذکر قرآن میں بار بار کیا گیا ہے۔ قرآن میں یوم جزا کے حوالے سے مختلف پہلوؤں پر بات کی گئی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ﴾[7]

ترجمہ: اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو لا حاضر کریں گے۔ اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں

یوم جزا میں ہر انسان کو اس کے اعمال کا مکمل حساب دینا ہوگا۔ یہ دن ایک ایسا دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ انسانوں کے ہر عمل، خواہ وہ اچھا ہو یا برا، کا حساب لے گا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾[8]

---

[5] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 505/1

[6] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 505/1

[7] القرآن: ٤٧/٢١

[8] القرآن: ٧/٩٩

ترجمہ: تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا

﴿وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾[9]

ترجمہ: اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا

یوم جزا میں ہر انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی، خواہ وہ اعمال چھوٹے ہوں یا بڑے۔ یوم جزا کا تصور انسان کی اخلاقی زندگی کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قرآن میں اس دن کی تفصیل اس بات پر زور دیتی ہے کہ انسان کو دنیا میں اپنے اعمال کا ذمہ دار ٹھہرا کر اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یوم جزا کا تصور انسان کو اپنی ذمہ داریوں کا ادراک دیتا ہے اور اسے اس بات پر قائل کرتا ہے کہ وہ اللہ کی رضا کے مطابق عمل کرے تاکہ وہ قیامت کے دن کامیاب ہو سکے۔ جین ڈیمن میکاولف کی "انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن" میں یوم جزا کے تصور کو ایک گہرے تنقیدی اور تحقیقی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ میکاولف نے قرآن میں یوم جزا کی تفصیل کا مطالعہ کرتے ہوئے اس دن کی اہمیت کو ایک کائناتی اور روحانی حقیقت کے طور پر بیان کیا ہے۔ میکاولف کے مطابق:

> "یوم جزا ایک ایسا دن ہے جس کا تعلق نہ صرف انسانوں کی آخرت سے ہے بلکہ اس دن کی حقیقت میں پوری کائنات کا توازن بھی موجود ہے۔"[10]

میکاولف کے مطابق یوم جزا کا فلسفہ صرف جزا یا سزا سے متعلق نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسا دن ہے جو انسانوں کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے حوالے سے ایک امتحان ہے۔ ان کے مطابق، یوم جزا کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کے اعمال کا مکمل حساب دینے کے بعد ان کے مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں، اور یہ فیصلہ اس بات پر مبنی ہوتا ہے کہ انسان نے اپنی زندگی میں کس طرح کے اخلاقی اور روحانی اصولوں کو اپنایا ہے۔ میکاولف نے قرآن کی آیات کی بنیاد پر یوم جزا کے تصور کو اس انداز میں پیش کیا ہے کہ:

> "یہ دن انسانوں کے اعمال کے مطابق ایک عالمی انصاف کے دن کے طور پر موجود ہے۔ ان کے مطابق، یوم جزا میں انسان کی تمام اچھائیوں اور برائیوں کا حساب کیا جائے گا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔"[11]

قرآن کی تفصیلات میں یوم جزا کو ایک دن کے طور پر نہیں بلکہ ایک مکمل عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس میں انسانوں کے اعمال کی تمام جزئیات کا حساب لیا جائے گا۔ میکاولف کے مطابق:

> "بنی نوع انسان کے بارے میں خدا کی حتمی تشخیص۔ آخری فیصلے کا دن (یوم الدین، یوم القیامہ) قرآن کے اہم ترین موضوعات میں سے ایک ہے۔ یہ بہت سی شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے، خاص طور پر پہلی مکی سورتوں میں، جن پر قیامت کے قریب ہونے کے خیال کا غلبہ ہے (یوم القیامۃ) جب تمام مخلوقات بشمول جنات اور حیوانات کا فیصلہ کیا جانا چاہیے۔"[12]

مغربی فلسفے اور عیسائیت میں بھی یوم جزا یا قیامت کا تصور موجود ہے، مگر اس میں اسلامی تصور سے کچھ فرق پایا جاتا ہے۔ عیسائیت میں یوم جزا کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے ہے، جب وہ قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا حساب کریں گے۔ میکاولف کے مطابق:

> "نئے عہد نامے میں، یوحنا کی وحی قیامت کے بہت سے عناصر پر مشتمل ہے، لیکن وہ قرآنی اسکیم سے مشابہت نہیں رکھتے۔ گبر کو یقین ہے کہ قرآن میں آخری فیصلے کا نظریہ عیسائی ذرائع سے اخذ کیا گیا ہے، خاص طور پر شامی عیسائی باپوں اور راہبوں کی تحریروں سے۔"[13]

---

[9] القرآن: ۸/۹۹

[10] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن (نیدرلینڈز، برل، 2003ء)، 136/3

[11] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 136/3

[12] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 136/3

[13] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 3 / 144

لیکن اسلام میں یہ تصور زیادہ واضح اور قطعی ہے، جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات کی جانب سے تمام فیصلے کیے جائیں گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا ملے گی۔

اسلامی اور مغربی افکار میں 'خدا کے دن' اور 'یوم جزا' کا تصور

"خدا کے دن" اور "یوم جزا" کا تصور انسانی فلاح اور آخرت کی تقدیر سے جڑا ہوا ہے، جو انسان کے اخلاقی اور روحانی زندگی کی حقیقت کو نمایاں کرتا ہے۔ اسلامی اور مغربی افکار میں یہ دونوں تصورات اپنے فلسفے، تفصیلات اور معانی میں فرق رکھتے ہیں، اور ان میں ہر مذہب اور نظریہ کے مطابق انسان کی آخرت کے ساتھ تعلق کی وضاحت کی گئی ہے۔ اسلامی نظریہ میں ان تصورات کی تفصیل قرآن اور حدیث کی روشنی میں دی گئی ہے، جب کہ مغربی افکار میں عیسائیت اور دوسرے فلسفیانہ نظریات کے مطابق ان کا تصور مختلف انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسلامی نظریہ میں "خدا کے دن" کا تصور قیامت کے دن سے تعلق رکھتا ہے، جو ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے اعمال کا حساب لے گا۔ قرآن میں اس دن کی تفصیل بار بار آئی ہے، اور اسے ایک حتمی دن کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس میں اللہ کی حکمت کے مطابق تمام مخلوقات کے اعمال کا حساب کیا جائے گا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ [14]

ترجمہ: اور لوگوں نے جیسے کام کئے ہوں گے ان کے مطابق سب کے درجے ہوں گے۔ غرض یہ ہے کہ ان کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان کا نقصان نہ کیا جائے

جین ڈیمن میکاولف کی "انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن" میں "خدا کے دن" کا تجزیہ کرتے ہوئے، انہوں نے اس دن کو ایک عالمگیر اور آفاقی حقیقت کے طور پر پیش کیا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور انصاف کی تکمیل ہوتی ہے۔ میکاولف نے اس دن کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"خدا کا دن وہ دن ہے جب انسانوں کو ان کے اعمال کا پورا حساب دیا جائے گا، اور اس دن کی حقیقت انسان کے ایمان اور عمل سے جڑی ہوئی ہے" [15]

یوم جزا کا تصور اسلامی عقیدے میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن میں یوم جزا کو قیامت کے دن کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جہاں ہر فرد کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔ یوم جزا کی تفصیل قرآن میں اس طرح آئی ہے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ﴾ [16]

ترجمہ: اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو خدا چاہے۔ پھر دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قیامت کا دن یوم جزا کے طور پر ہوگا، اور اس دن انسانوں کو ان کے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ یوم جزا میں انسانوں کے اعمال کا حساب لیا جائے گا، اور ان کے اچھے یا برے اعمال کے مطابق انہیں جزا یا سزا دی جائے گی۔ یوم جزا میں ہر انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا ملے گی، اور یہ عمل اللہ کی کامل عدلیہ کی تکمیل ہے۔ میکاولف کی "انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن" میں یوم جزا کو ایک ایسے دن کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس میں انسان کو اس کی زندگی کے تمام اعمال کے نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میکاولف کے مطابق:

---

[14] القرآن: ٤٦/١٩

[15] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 505/1

[16] القرآن: ٤٦/٦٨

"یوم جزا کا فلسفہ صرف جزا اور سزا سے متعلق نہیں ہے، بلکہ یہ انسان کے اخلاقی، روحانی اور معاشرتی ذمہ داریوں کا تعین کرتا ہے"[17]

مغربی فلسفے اور عیسائیت میں یوم جزا کا تصور مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ عیسائیت میں "یوم جزا" کا دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ عیسائیت کے مطابق، حضرت عیسیٰ قیامت کے دن دوبارہ آئیں گے اور وہ تمام انسانوں کے اعمال کا حساب کریں گے۔ تاہم، اسلامی تصور میں قیامت کا دن اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور حضرت عیسیٰ کا کردار مختلف ہے۔ مغربی افکار میں یوم جزا کا تصور اس بات پر مبنی ہے کہ یہ دن اس وقت آئے گا جب انسانوں کے اعمال کا مکمل حساب لیا جائے گا، اور اس دن انسان کی تقدیر کا فیصلہ کیا جائے گا۔ عیسائیت میں اس دن کا تصور عموماً گناہوں کی معافی اور نجات سے جڑا ہوا ہے۔ عیسائیت میں اس دن کے حوالے سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو شخص ایمان لائے گا، وہ نجات پائے گا، اور جو ایمان نہیں لائے گا، وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ اسلامی اور مغربی افکار میں یوم جزا کا تصور مختلف طریقے سے بیان کیا گیا ہے، حالانکہ دونوں میں اس دن کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اسلامی تصور میں یوم جزا اللہ کے انصاف پر مبنی ہے، جس میں ہر فرد کے اعمال کا پورا حساب لیا جائے گا اور اس کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔ عیسائیت میں اس دن کا تصور انسان کی فردی تقدیر کے فیصلے سے جڑا ہوا ہے، اور یہ ایمان اور نجات کے عقیدے پر مبنی ہے۔ میکاولف نے اپنے تجزیے میں اس فرق کو واضح کیا ہے:

> "اسلامی تصور میں یوم جزا کا دن ایک عالمگیر انصاف کے دن کے طور پر ہے، جب کہ مغربی افکار میں یہ انسان کی فردی نجات اور گناہوں کی معافی کے دن کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔"[18]

"خدا کے دن" اور "یوم جزا" کا تصور انسان کی تقدیر، اعمال اور اخلاقی ذمہ داریوں سے جڑا ہوا ہے۔ قرآن میں ان تصورات کی تفصیل ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ انسان کا ہر عمل اس کے آخری دن کے حساب سے جڑا ہوا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن میں ان تصورات کا تجزیہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اسلامی افکار میں یوم جزا کا دن نہ صرف فرد کی تقدیر کا تعین کرتا ہے بلکہ انسان کے اخلاقی اور روحانی معیار کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ مغربی افکار میں بھی یوم جزا کا تصور موجود ہے، لیکن وہاں یہ زیادہ تر نجات اور معافی سے جڑا ہوا ہے۔

تحقیقی اور تنقیدی جائزہ

أیام اللہ میں اللہ کی طرف سے ایمان والوں کے لیے انعامات اور کافروں کے لیے عذاب شامل ہوتے ہیں۔ قرآن میں اس اصطلاح کا ذکر دو بار کیا گیا ہے، اور مختلف مفسرین نے اس کی تشریح میں مختلف زاویے اختیار کیے ہیں۔ جین ڈیمن میکاولف نے اپنی کتاب انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن میں "أیام اللہ" کے مفہوم پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ میکاولف کے مطابق، "أیام اللہ" کی اصطلاح کا استعمال قرآن میں اللہ کی طرف سے اپنی تقدیر کو نافذ کرنے اور اس کے فیصلوں کو ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق اس اصطلاح کو خاص طور پر حضرت موسیٰ اور ان کے پیروکاروں کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے، جہاں اللہ نے ان کے دشمنوں کے لیے عذاب بھیجا۔ اس اصطلاح کے ذریعے ایمان والوں کو اللہ کے فضل کا احساس دلایا گیا ہے، اور کافروں کو ان کی نافرمانی کا نتیجہ دکھایا گیا ہے۔ مولانا مودودی نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں "أیام اللہ" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

> "یہ اصطلاح صرف اللہ کی طرف سے کسی خاص دن یا وقت کی نمائندگی نہیں کرتی، بلکہ اس کا مطلب اللہ کی قدرتی حکمت اور اس کے فیصلے ہیں جو وہ اپنے بندوں کے درمیان کرتا ہے۔ مولانا مودودی کے مطابق، یہ دن انسانوں کے اعمال کا حساب لینے اور اللہ کے انعامات یا عذاب کو ظاہر کرنے کے دن ہیں۔"[19]

---

[17] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 138/۳

[18] جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن، 142/۳

[19] مولانا مودودی، تفہیم القرآن (لاہور، دارالسلام، 2001ء)، جلد 2، صفحہ 158-160

ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں اس اصطلاح کو اللہ کی طرف سے جاری کی جانے والی مشیت اور فتنہ و فساد کے دنوں کے طور پر بیان کیا ہے۔ابن کثیر کے مطابق:

"أیام اللہ "کا ذکر حضرت موسیٰ کی کہانی میں خاص طور پر اس وقت ہوا تھا جب اللہ نے فرعون اور اس کے پیروکاروں کو عذاب میں مبتلا کیا۔ابن کثیر نے کہا کہ یہ دن اللہ کے انتقام کی علامت ہیں اور ان میں اللہ کا حکم نافذ ہوتا ہے۔[20]

جوزف شاخت نے Islamic Law and the Law of the Bible میں" أیام اللہ "کی اصطلاح پر سوالات اٹھائے ہیں۔ شاخت کے مطابق:

"قرآن میں اس اصطلاح کا استعمال ایک مخصوص تاریخی یا سماجی پس منظر کے تحت کیا گیا ہے اور اس کے ذریعے اللہ کے فیصلے کو بیان کرنے کا مقصد انسانوں کو اخلاقی و دینی سبق دینا تھا۔ شاخت نے اس اصطلاح کو محض ایک تاریخی علامت کے طور پر دیکھا اور کہا کہ یہ کسی بڑے الٰہی تصور کو ظاہر نہیں کرتی۔"[21]

الیگزینڈر ہوپکنز نے The Druze: A History and an Interpretation میں" أیام اللہ "کو ایک مبالغہ اور سیاسی طور پر بیان کیا گیا تصور قرار دیا ہے۔ان کے مطابق:

"یہ اصطلاح اسلامی تاریخ میں ایک سیاسی حکمت عملی کی علامت ہو سکتی ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کو اپنی فتحوں کی طرف راغب کرنے کے لیے اللہ کی طرف سے خاص دنوں کا ذکر کیا گیا۔ ہوپکنز نے کہا کہ یہ اصطلاح قرآن میں کسی دینی حقیقت کو ظاہر کرنے کے بجائے مسلمانوں کے لیے حوصلہ افزائی کا ذریعہ تھی۔"[22]

جان اسپوزیٹو نے Islamic Fundamentalism and the Modern World میں اس اصطلاح کی تشریح کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔اسپوزیٹو کے مطابق:

"أیام اللہ "کی اصطلاح کا استعمال صرف ان واقعات کو بیان کرنے کے لیے نہیں کیا گیا، بلکہ اس کے ذریعے ایک اخلاقی حکمت عملی کو پیش کیا گیا تھا، جہاں اللہ کے فیصلوں کو انسانوں کی ہدایت اور امتحان کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ اسپوزیٹو کا کہنا تھا کہ اس اصطلاح میں ایک نظریہ تھا جو انسانوں کو اللہ کے فیصلوں کا ذمہ دار ٹھہراتا تھا اور اس میں کہیں بھی حقیقی الٰہی حکم کا تصور نہیں تھا۔"[23]

"أیام اللہ "کی اصطلاح کے مفہوم اور اس کے استعمال پر مختلف مفکرین اور مستشرقین کی آراء میں واضح اختلافات ہیں۔ جہاں بعض نے اسے اللہ کے انتقام اور اس کے فیصلوں کی علامت کے طور پر دیکھا، وہیں دیگر نے اسے ایک اخلاقی و سیاسی حکمت عملی کے طور پر پیش کیا ہے۔اس بحث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن میں اللہ کے فیصلوں اور اس کے دنوں کا ذکر ایک گہری اور پیچیدہ تفسیری بنیاد پر کیا گیا ہے، جو انسانوں کو اس کے عظمت و قدرت کا شعور دینے کے لیے ہے۔ جبکہ مولانا مودودی نے اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" میں یوم جزا کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ ان کے مطابق،

"یوم جزا انسانوں کے اعمال کا مکمل حساب لینے کا دن ہوگا، اور اس دن انسان کی نجات یا ہلاکت کا فیصلہ ہوگا۔ مودودی نے یوم جزا کو اللہ کے انصاف کے دن کے طور پر پیش کیا ہے، جہاں ہر فرد کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔"[24]

ابن کثیر نے "تفسیر ابن کثیر "میں یوم جزا کو اللہ کے انتقام اور انصاف کے دن کے طور پر بیان کیا ہے۔ابن کثیر کے مطابق،

---

[20] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (بیروت، دار الفکر، 1997ء)، جلد 3، صفحہ 120-123

[21] جوزف شاخت، Islamic Law and the Law of the Bible (لندن، اولڈن بلیڈ، 1963ء)، صفحہ 134-137

[22] الیگزینڈر ہوپکنز، The Druze: A History and an Interpretation (نیویارک، ہارپر اینڈ راور، 1984ء)، صفحہ 108-112

[23] جان اسپوزیٹو، Islamic Fundamentalism and the Modern World (نیویارک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1999ء)، صفحہ 190-193

[24] مولانا مودودی، تفہیم القرآن (لاہور، دار السلام، 2001ء)، جلد 2، صفحہ 161

"یوم جزاوہ دن ہو گا جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے اعمال کا مکمل حساب دے گا، اور ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا یا سزا دی جائے گی۔"
25

مغربی فلسفے اور عیسائیت میں یوم جزا کا تصور اسلامی تصور سے مختلف ہے، مگر دونوں میں اس دن کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ عیسائیت میں یوم جزا کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے ہے، جب وہ قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا حساب کریں گے۔ عیسائیت میں اس دن کی تیاری ایمان اور گناہوں کی معافی پر مبنی ہے، اور جو شخص ایمان لائے گا، وہ نجات پائے گا۔ عیسائیت میں یوم جزا کا تصور اس بات پر مبنی ہے کہ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ دوبارہ آئیں گے اور وہ انسانوں کے اعمال کا حساب کریں گے۔ عیسائی عقیدہ میں اس دن کو گناہوں کی معافی اور نجات کے دن کے طور پر دیکھا جاتا ہے، اور اس کے لیے ایمان اور توبہ ضروری سمجھی جاتی ہے۔ اسلامی اور مغربی افکار میں یوم جزا کا تصور بنیادی طور پر مختلف ہے۔ اسلامی افکار میں یوم جزا اللہ کے انصاف کے دن کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جہاں ہر فرد کو اس کے اعمال کا حساب دینا ہو گا اور اس کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔ عیسائیت میں یوم جزا کا تصور زیادہ تر نجات اور معافی کے حوالے سے ہے، جہاں حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کے بعد انسانوں کا حساب لیا جائے گا اور ایمان کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا۔

حاصل بحث

یوم جزا کا تصور قرآن اور اسلامی عقیدہ میں ایک بنیادی اور اہم حقیقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو ہر انسان کی تقدیر اور اعمال کا حساب لینے کا دن ہے۔ قرآن میں اس دن کا ذکر بار بار کیا گیا ہے، اور یہ دن اس بات پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے اعمال کا حساب لے گا اور ان کے عمل کے مطابق جزا یا سزا دے گا۔ قرآن میں یوم جزا کو ایک عالمگیر دن کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جہاں اللہ کی مکمل عدلیہ کا نفاذ ہو گا، اور یہ دن انسان کی اخلاقی، روحانی اور دنیاوی ذمہ داریوں کا عکاس ہے۔ یوم جزا کا تصور انسان کو اس بات پر قائل کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ کی رضا اور اس کے بتائے ہوئے راستے پر گزارے تاکہ قیامت کے دن وہ کامیاب ہو سکے۔

قرآن میں یوم جزا کا فلسفہ نہ صرف جزا اور سزا سے متعلق ہے، بلکہ یہ انسان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ قرآن میں مختلف آیات اور روایات میں اس دن کی حقیقت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ یہ دن انسان کو اس کی ذمہ داریوں کا ادراک دلاتا ہے اور اس کی زندگی کے اعمال کا مکمل حساب لینے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس دن کی اہمیت یہ ہے کہ انسان اپنے کیے گئے اعمال کے نتائج کا سامنا کرے گا، چاہے وہ اچھے ہوں یا برے، اور ان کے مطابق اس کو جزا یا سزا ملے گی۔ یہ دن انسان کی زندگی کے مقصد کی تکمیل اور اس کی تقدیر کا تعین کرنے والا دن ہو گا۔

اسلامی اور مغربی افکار میں یوم جزا کا تصور مختلف ہے، لیکن دونوں میں اس دن کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اسلامی تصور میں یوم جزا کا تعلق اللہ کی عدالت اور انصاف سے ہے، جہاں ہر فرد کو اس کے اعمال کا حساب دینا ہو گا اور اس کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔ قرآن میں اس دن کی تفصیل انسان کو اپنے اعمال کے حوالے سے احتساب کرنے کی ترغیب دیتی ہے، تاکہ وہ دنیا میں اپنی زندگی کو بہتر بنا سکے اور آخرت میں کامیاب ہو سکے۔ دوسری طرف، مغربی افکار میں، خاص طور پر عیسائیت میں، یوم جزا کا تصور زیادہ تر نجات اور ایمان سے جڑا ہوا ہے، جہاں حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کے بعد انسانوں کا حساب لیا جائے گا۔

مختلف مفسرین اور مفکرین نے یوم جزا کے تصور پر اپنی آراء پیش کی ہیں۔ جین ڈیمن میکاولف نے "انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن" میں یوم جزا کو ایک عالمگیر انصاف کے دن کے طور پر بیان کیا ہے، جہاں اللہ کے فیصلے ہر فرد کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔ مولانا مودودی نے اسے اللہ

---

[25] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (بیروت، دار الفکر، 1997ء)، جلد 3، صفحہ 125

کے فیصلوں کے عملی نفاذ کے دن کے طور پر پیش کیا ہے، اور ابن کثیر نے یوم جزا کو اللہ کے انتقام اور انصاف کا دن قرار دیا ہے۔ ان مختلف آراء سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یوم جزا کا تصور قرآن میں ایک بہت گہری اور پیچیدہ حقیقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو انسان کی تقدیر کا فیصلہ کرنے والا دن ہے۔

یہ تمام بحث اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ یوم جزا ایک نہایت اہم اور حساس دن ہے جس کا تعلق انسان کے اعمال اور اس کی آخرت کی تقدیر سے جڑا ہوا ہے۔ قرآن میں اس دن کی تفصیل اس بات کو واضح کرتی ہے کہ یوم جزا کا دن اللہ کی مشیت اور انصاف پر مبنی ہے، اور اس دن انسان کو اس کے کیے گئے اعمال کے مطابق جزا یا سزا ملے گی۔ یہ تصور انسان کی اخلاقی اور روحانی زندگی کی رہنمائی کے لیے ایک مضبوط اساس فراہم کرتا ہے، اور اسے اپنی زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق گزارنے کی ترغیب دیتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

1۔ یوم جزا کے تصور کو قرآن میں اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ یہ انسان کی اخلاقی اور روحانی زندگی کا محاسبہ کرنے والا دن ہوگا۔ اس دن کی حقیقت کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے لیے مسلمانوں کو اس بات پر زور دینا چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اس دن کے فلسفے کو اپنی زندگی کے ہر پہلو میں شامل کریں، تاکہ وہ اپنی آخرت کی فلاح کے لیے تیار ہوں۔

2۔ یوم جزا کا تصور انسان کی اخلاقی اور روحانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ہے۔ اس کے ذریعے انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینے کا موقع ملتا ہے، اور اس کا مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تعلیمی ادارے اور دینی مدارس یوم جزا کے فلسفے کو طلبہ کی تربیت میں شامل کریں تاکہ وہ اخلاقی اقدار کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔

3۔ یوم جزا کے فلسفے اور اس کی حقیقت کو مزید بہتر طور پر سمجھنے کے لیے تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے اسلامی سکالرز اور محققین کو قرآن کی آیات اور احادیث کی روشنی میں اس دن کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنی چاہیے تاکہ اس کے فلسفے کی مکمل تفہیم فراہم کی جا سکے۔

4۔ یوم جزا کا تصور انسان کو اپنی دنیاوی زندگی میں احتساب کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مسلمان اپنی روزمرہ زندگی میں اس بات کو سمجھیں کہ ہر عمل کا نتیجہ قیامت کے دن سامنے آئے گا۔ اس تعلق کو اجاگر کرنے کے لیے مفکرین کو اسلامی معاشرتی زندگی اور یوم جزا کے درمیان تعلق کو مزید وضاحت سے پیش کرنا چاہیے۔

5۔ یوم جزا کا تصور اسلامی اور مغربی افکار میں مختلف ہے۔ اسلامی افکار میں یہ اللہ کے انصاف پر مبنی ہے، جبکہ مغربی افکار میں یہ ایمان اور نجات سے جڑا ہوا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مغربی افکار میں یوم جزا کے تصور کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تاکہ مختلف نظریات کے درمیان موجود فرق کو بہتر طریقے سے سمجھا جا سکے۔

6۔ نوجوان نسل کو یوم جزا کے فلسفے اور اس کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے مدارس، مکاتب اور مختلف تعلیمی اداروں میں یوم جزا کے بارے میں محافل، سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کی جانی چاہئیں تاکہ نوجوانوں کو اس دن کے فلسفے اور اس کی اہمیت سے آگاہ کیا جا سکے۔

7۔ یوم جزا کے حوالے سے دینی اسکالرز کو مزید تربیت دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس موضوع کو مفصل اور علمی طریقے سے سمجھا سکیں اور عوام کو اس کی حقیقت سے آگاہ کر سکیں۔ اس کے لیے دینی اداروں میں اس موضوع پر خصوصی لیکچرز اور کورسز کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔

8۔ مختلف مذاہب اور ثقافتوں میں یوم جزا کے تصور پر ایک فکری مکالمہ قائم کیا جانا چاہیے تاکہ اس کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ اس مکالمے کے ذریعے انسانوں کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ مختلف مذاہب اور افکار میں یوم جزا کا تصور کس طرح بیان کیا گیا ہے اور اس سے انسان کی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

9۔ یوم جزا کا تصور صرف ایک نظریہ نہیں بلکہ انسان کی عملی زندگی کا حصہ بننا چاہیے۔ مسلمانوں کو اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے عمل کرنا چاہیے کہ ہر عمل کا نتیجہ قیامت کے دن سامنے آئے گا۔ اس لیے یوم جزا کے فلسفے کو زندگی میں عملی طور پر اپنانا ضروری ہے تاکہ انسان اپنی زندگی کو بہتر اور اخلاقی طور پر درست بنا سکے۔

حوالہ جات

1۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (بیروت، دار الفکر، 1997ء)

2۔ جان اسپوزیٹو، Islamic Fundamentalism and the Modern World (نیویارک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1999ء)

3۔ جوزف شاخت، Islamic Law and the Law of the Bible (لندن، اولڈن بلیڈ، 1963ء)

4۔ جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن (نیدرلینڈز، برل، 2001ء)

5۔ جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن (نیدرلینڈز، برل، 2003ء)

6۔ مولانا مودودی، تفہیم القرآن (لاہور، دار السلام، 2001ء)

7۔ الیگزینڈر ہوپکنز، The Druze: A History and an Interpretation (نیویارک، ہارپر اینڈ راور، 1984ء)